منشور محمدی

۱۳۱۰ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم ؛ باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ ؛ توریت بلا تورپہ انجیل بہ تنجیل ؛ گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

نمبر ۱۴ | مطبوعہ ۱۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۰ ہجری شنبہ | جلد ۱۹

یہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بحساب پیشگی ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیے۔

قبول اسلام

(حیدر آباد دکن مین)

انجمن تبلیغ اسلام کے ذریعہ چند اور آدمی مشرف باسلام ہوے از انجملہ میقائیل نامی ایک ۲۹ سالہ عیسائی دیار بکر واقع ایشیا کوچک کا رہنے والا ہے یہہ شخص عربی و ترکی و ارمنی سے بخوبی واقف ہی اردو بھی جانتا ہے۔ اسلامی نام محمد عیسےٰ رکہا گیا ہے۔ دوسری ایک نوجوان بیوہ برہمن ہے جس کو مولوی عبد الہادی صاحب نے مسلمان کرکے ہاجرہ نام رکہا ہی نو مسلمون کی تعداد ۲۸۵ کو پہونچ چکی ہے۔

(راندیر مین)

جناب حاجی یوسف صالح صاحب پور راندیر سے تحریر فرماتے ہین کہ ایک مرتبہ شربت اسلام سے شیرین دہن ہوا اور اسکا نام دین محمد رکہا گیا۔

اڈیٹر نور افشان کا وجود جن سے انکار

جواب نور افشان نمبر ۳۵ جلد ۲۰

قولہ اس نے بہتون کو جو طرح طرح کے بیماریون مین گرفتار تہے چنگا کیا۔ اور بہت سے دیوون کو نکالا۔ اور دیوون کو بولنے نہ دیا کیونکہ انہون نے اسے پہچانا تہا مرقس ۱-۳۴

اقول مسٹر پطرس جن کی شان مین قول حضرت مسیح کا یہ ہے۔ پر اس نے پھر کے پطرس سے کہا ای شیطان میرے سامنے سے دور ہو۔ تو میرے لئے ٹھوکر کا باعث ہی متی ۱۶-۲۳ جب حواریان مسیح کا یہ حال ہے تو ان کے شاگردون کا تو کچہ پوچہنا ہی نہین ہے۔ جناب مرقس مسٹر پطرس کے شاگرد رشید اور تابع ہین۔ اور نہ نبی نہ رسول نہ حواری نہ ملہم من اللہ اور نہ چشم دید بیان ہے لہذا ان کے تحریر کے فقیر ہونا بعید از عقل ہے اور جہوٹہ لکہدینا یا بولنا تو مذہب عیسوی مین بڑی بات نہین ہے۔

قولہ دنیا کے لوگ دیوون کے وجود کے بارے مین طرح طرح کے خیال رکہتے ہین۔ الخ

اقول اول نمبر کے عیسائی مرقس و لوقا دیوون کے وجود کے

قائل ہین جن کی بدولت آپ کو انجیل میسر ہوی۔ کیا مرقس ولوقا مین اتنی بھی عقل نہ تہی کہ دیو و شیاطین و بری روح مین تمیز کرتے جسکی آج ۱۹ صدی مین آپ اصلاح کر رہے ہین۔ یہ ہی تحریف کی ایک شاخ ہی۔ اگر دیو و شیاطین و بری روح کے ایک معنے ہوتے تو انجیل مقدس مین جو کہ آپکے نزدیک الہامی ہی ضرور تفصیل ہوتی۔ انجیل مین یہ ہی لکہا ہے کہ دیو و شیاطین چلاکے نکل بہاگے بلکہ بعض سے سات دیو نکل گئے۔ لہذا یہ تاویل آپ کی کہ انجیل مین انہین اور نام ہی دئے گئے ہین غلط ہے۔

قولہ انمین داخل اور مسلط ہونے کی قدرت رکہتے ہین۔

اقول اس زمانے مین بھی اکثر نوتے سیانے جاہلون کو دہوکہ دیکر بھوت چڑیل وغیرہ اوتارتے ہین۔ آپ کی خدمت مین یہ عرض ہی کہ اسکی کیفیت بقاعدہ فن ڈاکٹری کہ ایک انسان مین ایک روح انسان کی اور ستاروحین دیو کی جملہ آٹھہ روحین کسطرح سما سکتی ہین تحریر فرمائے لوقا ۸-۲ مین نہایت ممنون ہونگا۔

قولہ بہتون مین سے شیاطین چلاکے یہہ کہکے نکل گئے کہ تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہے۔ الخ

اقول بے اعتباری تحریر مرقس ثابت کر چکا ہون بفرض تسلیم اگر مان لیا جاوے کہ شیاطین نے مسیح کو خدا کا بیٹا کہا یا خود مسیح نے کہا کہ مین خدا کا بیٹا ہون تو یہ اوس زمانہ کا محاورہ ہے اکثر نبیون اور زورآورون کے نسبت خدا کے بیٹے کا لفظ موجود ہے۔ تب تو فرعون کو یون کہو کہ خداوند نے یون فرمایا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پہلوٹا ہے خروج ۴-۲۲ مین اسکا باپ ہوونگا اور وہ میرا بیٹا ہوگا اول تواریخ ۱۷-۱۳ جن اشخاص کو بیبل مقدس مین خود خدا بیٹا کہے ان کا تو آپ نام ہی نہین لیتے اور حضرت مسیح جنکی نسبت خدا کا بیٹا ہونا ثابت نہین ہٹ دہرمی سے غلط تحریرون کے ذریعہ اور دیو اور شیاطین کے قول کو قبول کرکے آپ نے ہی خدا کا بیٹا بنا دیا اور جب خداوند نے یہ دیکہا تو ان سے نفرت کی اسلئے کہ اسکے بیٹون اور اسکی بیٹیون نے اسے غصہ دلایا استثنا ۳۲-۱۹۔ اور وہ انوس کا اور وہ سبت کا اور وہ آدم کا اور وہ خدا کا تھا لوقا ۳-۳۸۔ بیبل مقدس مین ایسے بہت مقام ہین اور نراین سنگہ عیسائی ساکن موضع کہونک ضلع بدایون اپنی کتاب تحقیق المذہب صفحہ ۴۸ مین مدعی ہین کہ ہم خدا کی نسل ہین۔ اڈیٹر صاحب بھی خدا کے بیٹے ہو سکتے ہین۔ یسوع مسیح ابن داؤد ابن ابرہام کا نسب نامہ متی ۱-۱۔ اور یعقوب سے یوسف پیدا ہوا جو شوہر تھا مریم کا جس سے یسوع جو مسیح کہلاتا ہی پیدا ہوا متی ۱-۱۶۔ کیونکہ ابن آدم اپنے باپ کے جلال مین اپنے فرشتون کے ساتہ آویگا متی ۱۶-۲۷۔ کیون صاحب حضرت مسیح کے خدا کے بیٹے ہونے مین اور اوراشخاص مین کیا فرق ہے۔ لہذا خاص مسیح کو خدا کا بیٹا سمجہنا محض غلط ہے۔

قولہ اگرچہ ہم مسیحی لوگ قایل نہین کہ بجز ارواح خبیثہ کے جن کا ذکر کلام آلہی مین ہوا جن بھی کوی مخلوق ہین الخ۔

اقول محض غلط ہے آپ سب مسیحیون کو ناحق شامل کرتے ہین صرف اپکی انکار سے وجود جنون کی نفی نہین ہو سکتی جن وغیرہ سلیمان کے حکم مین تہے دیکہو میزان الحق چھاپہ لودہیانہ سنہ ۱۸۶۶ء صفحہ ۲۱۰ یہ کتاب آپ ہی کے مطبع

مین چھپی ہی ذرا تعصب کو دور کرکے دیکھو وہ الماری مین رکھی ہی مصنف کتاب مذکور کا آپ سے ذی علم تھا اور اخبار نور افشان نمبر ۱۸ جلد ۲۰ مطبوعہ ۵ مئی ۱۸۹۲ء صفحہ اول کالم ۳- ہمارے مشہور و معروف مسیحی مصنف مولوی عماد الدین صاحب لاہز ڈی ڈی جنہون نے اپنی زندگی کو اپنے نجات دہندہ مسیح خداوند کے خدمت کرنے مین وقف کر دیا ہی جن کی یہ تعریف آپ نے لکھی ہی انکو بھی جھٹلایا وہ لکھتے ہین- کیونکہ فرشتون کو اسنے نور سے بنایا ہے اور جنون کو نار سے دیکھو ہدایۃ المسلمین صفحہ ۳۷۵- جناب اڈیٹر صاحب قصور معاف اگر ان کتابون محرفہ مین وجود جنون کا مرقوم نہین تو یہ کیونکر معلوم ہوا کہ تحریف سے پیشتر ان مین اور ان سولہ سترہ کتابون گم شدہ مین وجود جنون کا مرقوم نہ تہا- اور ایک شہر مین جسکا نام ناصرت تہا جاکے رہا- کہ وہ جو نبیون نے کہا تہا پورا ہو کہ وہ ناصری کہلائیگا متی ۲-۲۳- یہ کس کتاب عہد عتیق مین ہے اور جسطرح کہ تینیس اور یمبریس نے موسیٰ کا سامنا کیا ۲ طمطاؤس ۳-۸- یہہ کس کتاب عہد عتیق مین ہی جب میکائیل نے جو فرشتون مین عظیم ہے شیطان سے تکرار کرکے موسیٰ کے لاش کی بابت بحث کی یہوداہ کا خط ورس ۹- یہہ کس کتاب عہد عتیق مین ہے- پھر آسمان پر لڑائی ہوی میکائیل اور اسکے فرشتے اژدہے سے لڑے اور اژدہا اور اوسکے فرشتے لڑے- سو بڑا اژدہا نکالا گیا وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے مکاشفات ۱۲-۷ و ۹- اس شیطان و ابلیس کے پیدایش عہد عتیق کی کس کتاب مین لکھی ہی- جہان سے مقامات متذکرہ بالا ڈہونڈہو وہین سے وجود جنون کا ڈہونڈہ لیجئے-

قولہ قرآن کے اس اختلاف کتب مقدسہ تعلیم کی سید صاحب اصلاح کرنا چاہتے ہونگے لیکن کام نہ چلیگا- الخ

اقول واہ صاحب خوب سوجہے قرآن شریف کی اصلاح کی آپ فکر نہ کرین- اصلاح تو کلام انسانی مین ہوا کرتی ہے یہ ترجمہ غلطی سے محفوظ نہین ہی دیکھو خطوط جوانان ہند صفحہ ۳۶- ۷۰۰ الفاظ مشکوک ہین دیکھو تحقیقات الواقعات الانجیل صفحہ ۴ کا حاشیہ- دیڑھ لاکہ غلطیان شمار ہو چکی ہین دیکھو اختتام دینی مباحثہ صفحہ ۵۳- سچ ہے-

آپ اپنے عیب سے واقف نہین ہوتا کوئی
جیسی بو اپنی دہن کی آتی ہی کم ناک مین

اب آپ پر لازم ہے کہ غلطیان مذکورہ کی آپ اصلاح کرین اسی سبب سے جبکہ عقلمندون نے غور کیا کہ کتب مقدسہ ناقص اور بیکار ہو گئی تو اوسکی حمایت سے ہاتھ اوٹھاکر صاف لکھدیا کہ کتب مقدسہ خدا کی بادشاہت مین نہین پہونچا سکتی دیکھو مراۃ الصدق پادری ہیڈلی صاحب صفحہ ۱۶۹ اللہ آپکو بھی انصاف کی آنکہہ عطا فرماوے اور واہی تباہی قصے جسکی قرآن و حدیث صحت نہ کرے اسکا الزام دینا عقلمندون کا کام نہین- ای پروردگار عالم ہمارے پیارے اڈیٹر نور افشان کو چشم انصاف بین عطا کر آمین-

راقم- عبد المجید اٹاوہ-

جواب نور افشان نمبر ۱۴ جلد ۲۰

صاحب نور افشان تحریر فرماتے ہین-

قولہ مسیح کا مردون مین سے جی اوٹھنا اسکے ابن اللہ ہونے کی ایک نہایت مضبوط اور یقینی دلیل ہے-

اقول کسی مردہ کا جی اوٹھنا اگر ابن اللہ ہونے کی دلیل ہی تو وہ کولی کا لڑکا ہی بدرجہ اولیٰ ابن اللہ ہونا چاہئے جسکی موت اور زندگی آپ اپنے اسی نور افشان نمبر ۱۴ مین اسطرح لکھتے ہین۔ ٹونک کی خبر ہے کہ ایک کولی کا لڑکا دس برس کی عمر کا مرگیا۔ جب اسکو جلانے کے لئے مرگھٹ کو لیجانے لگے تو راستہ مین ایک مقام پر جہان ارتھی کو ٹہرایا تہا بیٹہا ہوگیا۔ ماں باپ بخوشی گہر کو لیگئے منقول از نور افشان نمبر ۱۴ جلد ۲۰۔

اب غور فرمائیے کہ اگر ابن الٰہی ہونے کے لئے مرکر جینا مشروط اور دلیل قوی ہے تو اس لڑکے کو ابن اللہ سے کچہ فوقیت ہوسکتی ہے کیونکہ مسیح تو دنیا مین اپنے بعض شاگردون کے سوا بقول آپ کے دکہائی نہین دئے اور اپنے ماننیوالے کے گہر اگر نہین رہے اور یہ لڑکا زندہ ہوکر سب کو دکہائی دیا اور اسوقت ٹونک مین موجود ہے۔

اور ریاست لنڈہورہ ضلع سہارنپور کے راجہ رگھبیر سنگہ سات برس مردہ رہکر زندہ ہوگئے ہین جو اسوقت موجود ہین اور جنکا مقدمہ سنین گذشتہ مین عدالت مین دایر ہوچکا ہے تو کیا معاذ اللہ وہ ابن اللہ ہوجائینگے۔

اور اناجیل مین بہت سے مردونکا زندہ ہونا مذکور ہی تو کیا یہہ سب ابن اللہ ہین ذرا ایسی دلیل کو قوی بتائیے ہوے تو شرمایا کرو۔

قولہ یہودی لوگ جو اسکے سخت دشمن تہے اسکے تمام دعوون کی مخالفت کرتے تہے اور ضد و کینہ وری سے ان تمام پیشین گوئیون کو جو اسکے نسبت ہین خلاف بیان کرکے بعض کو یشوع اور بعض کو سلیمان یا اور کسی اپنی قوم کے نامور شخص کے ساتہہ منسوب و مخصوص کرنیکی کوشش کرتے ہے۔

اقول اسی طرح عیسائی لوگ پیغمبر عربؐ کے سخت دشمن ہین ان کی تمام دعوون کی مخالفت کرتے ہین اور ضد و کینہ وری سے ان تمام پیشین گوئیون کو جو آنحضرتؐ کی نسبت ہین خلاف بیان کرکے دوسرون پر منسوب و مخصوص ٹہرانے کی کوشش کرتے ہین پس جیسے یہودیون کے انکار سے حضرت مسیح علیہ السلام کا کسر شان نہین ہوتا اسی طرح آپ لوگون کے انکار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسر شان نہین ہوتا۔

قولہ وہ ان معجزات کو جو اوسکی پیدائش سے لیکے موت اور دفن کے وقت تک واضح ہوی اسی نظر سے خیال کرتے تہے جیسا کہ موسی۔ الیاہ۔ اور الیشع سے ظہور مین آئے

اقول یہ بالکل غلط ہی کیونکہ یہودی اگر مسیح کے معجزات کو تسلیم کرلیتے تو ضرور ایمان برسالت لاتے۔ موسیٰ الیاہ۔ الیشع یہودیون کے نزدیک رسول برحق تہے اور انکے معجزات کو حقانی سمجہتے ہے مگر عیسےٰ علیہ السلام کو انہون نے نہ صاحب معجزات کبہی تسلیم کیا اور نہ رسول۔

قولہ لیکن اسکے جی اٹہنے کے معجزہ کو رد کرنے مین حیران و پریشان تہے الخ۔

اقول فی الواقع صلیب مسیح مین اشتباہ عظیم واقع ہوا جسمین آپ تو کیا آپکے بڑے بڑے پیشوا اور خود حوارئین ایک ہولناک غلطی مین مبتلا ہوگئے۔ یہودی تو صرف اسکے صلیب کے قایل تہے اور اسکے زندہ ہونے کو نری گپ جانتے تہے کیونکہ مسیح انکو کبہی زندہ دکہائی ندیا اور نہ اپنے ماں باپ (یوسف و مریم) کے گہر واپس آیا پس وہ کیونکر

اوسکے زندہ ہونیکو تسلیم کرلین۔

لیکن یہ بات ہم سے یاد رکھیے کہ جناب مسیح علیہ السلام بوجوہات ذیل مصلوب نہین ہوے صرف ایسا دکھای دیا۔

اولاً۔ عیسائیون مین درباب صلیب اختلاف ہی بعض فرقون کے نزدیک حضرت مسیح مصلوب نہین ہوے اور انکو صلیب کی کوی تکلیف نہین ہوی دیکھو تاریخ کلیسیا سر ولیم میور صاحب صفحہ ۱۹۷ لغایت ۲۰۰۔ اور رسالۂ دین حق کی تحقیق صفحہ ۸۸۔ اور رسالہ مسیح ابن اللہ صفحہ ۱۶ اور عدم ضرورت ٹہاکر واس صفحہ ۸۷ وغیرہ وغیرہ۔

ثانیاً۔ پلاطوس مسیح علیہ السلام کو صلیب دینے اور تکلیف پہونچانے سے ڈرتا تھا دیکھو یوحنا $\frac{18}{39-40}$ اور $\frac{19}{4-7}$ اور رینان کی تاریخ مسیح ۲۴ باب صفحہ ۲۷۹ مطبوعہ ۱۸۶۵ء پس گمان غالب ہے کہ پلاطوس حاکم نے رومی سپاہیون کو تاکید کردی کہ حضرت مسیح مرنجائین۔

ثالثاً۔ صلیب کا دن عید فصح کا پہلا روز تھا اور تہوڑی دیر بعد سبت شروع ہونیوالا تہا۔ دیکھو یوحنا ۱۹ باب ۳۱ الکندری کا بیان ہے کہ یہودیون نے پلاطوس سے درخواست کی کہ اس ناپاک لاش سے سبت مقدس ناپاک نہونے پاے۔ مسیح صلیب سے جلد اتارا جاے۔ کیونکہ یہودی شریعت مین مصلوب کی لاش کا اسی روز دفن کرنا واجب تہا دیکھو استثنا $\frac{21}{22-23}$ یوشع $\frac{8}{29}$ صرف تین گھنٹہ مسیح صلیب پر رہے متی $\frac{27}{45-46}$ مارک $\frac{15}{33-34}$ لوک $\frac{23}{44}$ لہذا مسیح علیہ السلام بہت ہی جلد صلیب پر سے اتارے گئے اس عرصہ مین یقیناً وہ مر نسکتے تھے چنانچہ آیندہ معلوم ہوگا۔

رابعاً۔ یوسف ارمتیا نے جو مسیح کا شاگرد اور پلاطوس کا مشیر و معتمد تہا مسیح کو مانگ کر صلیب پر سے اتروالیا اور ایک نئی قبر مین جو پہلے سے اسی کام کے لئے تیار تہی دفن کردیا۔ یوحنا $\frac{19}{38-42}$ متی $\frac{27}{57-60}$ مارک $\frac{10}{42-46}$ لوک $\frac{23}{50-53}$ اور ایک صوبہ دار نے جو مسیح پر حسب تصریح لوک $\frac{23}{47}$ متی $\frac{27}{54}$ مارک $\frac{15}{39}$ ایمان لاچکا تھا پلاطوس کے روبرو (جو خود مسیح کی موت نچاہتا تہا) گواہی دی کہ مسیح مرگیا دیکھو مارک $\frac{15}{44}$ وغیرہ اس سے ثابت ہے کہ مسیح صلیب سے زندہ ہی اوتارے گئے۔

خامساً۔ مسیح کی ٹانگین نہ توڑی تہین حالانکہ مصلوب کے ٹانگین توڑنا اسوقت کا فرض تھا دیکھو یوحنا $\frac{19}{33}$ وغیرہ ٹانگین نہ توڑنا صاف اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ پلاطوس اور صوبہ دار اور یوسف مشیر نے مسیح کے زندہ رکھنے کی وجہ سے ایسا نہ کرنے دیا۔

سادساً۔ جب مسیح نے پانی مانگا تو سرکہ اسفنج ملایا ہوا پلایا گیا جس سے آنجناب کو فوراً غشی اور بیہوشی ہوگئی دیکھو متی ۲۷ باب ۴۸ مارک $\frac{15}{36}$ لوک $\frac{23}{36}$ یوحنا ۱۹ باب ۲۹ اس لئے عوام کو انکے مردہ ہونیکا گمان غالب ہوا۔

سابعاً۔ یہودیون کے ساکت کرنے کے لئے رومی سپاہیون نے بحالت مدہوشی اپکی پہلوی مبارک کو برچھی سے چیلا جس سے خون و پانی فوارہ صفت جاری ہوا دیکھو یوحنا $\frac{19}{33-35}$ وغیرہ اپنے کوئی حرکت مذبوحی نہ کی یہودی اپنے اپنے گھرون کو واپس گئے پس اگر مسیح مردہ ہوتے تو خون کیون جاری ہوتا۔

ثامناً۔ اس زمانہ کی دار اور اس وقت کی صلیب مین بہت ہی

فرق تھا مصلوب کئے روز تک زندہ رہتا تہا۔ پیاس کی شدت۔ زخمون کی حرارت۔ فاقون کی کثرت سے تڑپ تڑپ کر جان نکلتی تھی۔ چنانچہ ہیرو دلوطیس مورخ لکھتا ہی کہ ابولیس کے حاکم سندوکیس نامی کو دارا شاہ نے بجرم رشوت ستانی صلیب دیا یہ شخص دو روز تک صلیب پر لٹکا رہا دوسرے روز دارا اپنے فعل سے نادم ہوا اور اسکو صلیب سے اتروایا تو زندہ نکلا۔

کلارک صاحب بھی تفسیر متی ۲۸ باب ۳۰ مین لکھتے ہین کہ مصلوب باوجود ایسے عذاب کے کئے روز تک زندہ رہتا تھا

یوسیفس مورخ کا بیان ہے کہ مین بحکم طیطوس قیصر طوماسیوس کے ہمراہ موضع شقوا کو واسطے تلاش جای قیام فوج گیا تھا واپسی کے وقت مین نے دیکہا کہ بہت آدمی مصلوب ہورہے ہین جن مین میرے یار دوست بہی تھے۔ مین نے پادشاہ سے ان کی سفارش کرکے صلیب سے رہائی دلوائی اور ان کے زخمون کا علاج کرایا صرف دو آدمی زیر علاج مرگئے باقی سب زندہ رہے۔

اور خود پلاطوس نے اپنے مشیر یوسف سے کہا کہ کیا وہ اسقدر جلد مرگیا۔ دیکھو مرقس ۱۰-۴۴ پس تین گھنٹہ مین مسیح کیسے مرگئے ذرا غور تو کرو اوپر کے وجوہات سے چند باتین پیدا ہوئین۔

۱۔ پلاطوس کے طرف سے رومی سپاہیون کو مسیح کے بچانے کی تاکید تہی جیسا کہ اوسکی صلاح آنجناب کے چھوڑ دینے کی تھی۔

۲۔ رومی سپاہیون سے صوبہ دار مومن اور یوسف شاگرد مسیح نے کچہ ساز کر لیا تھا۔

۳۔ قدرت نے خود بخود ایسے سامان مہیا کر دئے تھے کہ یہودیون کو مسیح مدہوش مردہ دکہای دئے اور سبت کی تعظیم سے ان کی لاش بہت جلد صلیب سے اوتار کر دفنای گئی۔ قبر پہلے ہی سے تیار رہتی یہ سب انتظام یوسف کا تہا

الغرض صلیب سے جلد اترنا۔ پلاطوس کا ارادہ صلیب دہی نہونا۔ مسیح کی ٹانگین نہ توڑنا۔ پہلوی مبارک سے خون جاری ہونا۔ یہودیون اور رومی سپاہیون اور سب عوام الناس کا عید مین مشغول ہوجانا۔ اور ایسے وقت فرصت مین یوسف کا لاش آنجناب کو مانگ لینا۔ آنجناب کو داروی بیہوشی پلانا وغیرہ۔ کل امورات سے ظاہر و باہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مصلوب نہین ہوے۔

چنانچہ سچے خدا کے طرف سے مسیح کے سچے ہمدرد و مصدق کی معرفت یہہ سچا اعلان کیا گیا کہ۔ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم۔ اگر یہ کلام معجز نظام اپنا ظہور نہ دکہاتا تو دنیا مثل صاحب نور افشان کی سخت ہلاکت ضلالت مین سرگردان رہتی۔ فقط۔

راقم۔ سید غلام مولیٰ عطا۔

جناب محمد الگزانڈر رسل وب کا لکچر جو کلکتہ مین دیا گیا

حضرات۔ آپ صاحبون نے مجہہ سے سوال کیا ہی کہ مین کیون مسلمان ہوگیا امریکا کا باشندہ ہوکر عیسائیون کے ملک اور عیسائیون کے تخت مین رہکر مین نے طریقہ تعلیم گروہ بنی عرب کیون اختیار کر لیا۔ ہم لوگ باشندگان امریکا اپنی حالت اور اپنے ملک کی حالت نہایت شوق سے بیان کرتے ہین مجہہ کو اپنے ملک کے بارے مین کچہ کہنا

نہین ہے مگر مین اپنی حالت کسی قدر ضرور کہونگا بیس
برس ہوتے ہین کہ مجھہ کو اس امر کا وثوق ہوگیا کہ وہ
مذہب جسکا نام عیسائیت ہے مہمل اور ناقص ہے اور
مین اس مدت مین دریای نیچریت کے بحر ناپیدا کنار مین
بہتا پھرا نوبرسون تک مین کسی مذہب کا پابند نہین رہا
بعض حضرات تو اسکو اتفاق کہینگے اور مین اسکو خدا کی
ہدایت کہتا ہون مجھہ کو مشرقی مذہب کی تحقیقات کا
شوق پیدا ہوا۔ مجھہ کو یہ بات معلوم ہوی کہ اس زندگی
کے بعد ہی ایک زندگی ہی ہر ایک آدمی کو اس زندگی
کے لئے ضرور تہیا کرنا چاہئے۔ یہہ زندگانی ساٹھہ برس سے
زیادہ نہین ہوتی ہے اور حالت ثانی جاودانی ہے
مین پہلے بودہ مذہب کی کتابین دیکھنے لگا اس کے
بعد مین نے اُن سب مذاہب کی کامل تحقیقات کی۔
جوکہ لوگون کو معلوم ہین۔ اس زمانہ مین تیرا ہزار جلدون
کا ایک کتب خانہ میرے تاتہ مین تھا اور اس مین وہ
سب باتین پوری تحقیق کے ساتہ مندرج تہین جنکی
تلاش مین مین مصروف تہا بفضلہ مجھہ کو چار یا پانچ گھنٹہ
روزانہ فرصت رہتی تہی۔ اسوجہ سے مین کما ینبغی تحقیقات
کر سکا۔

مین آپ لوگون سے اپنی تحقیقات کی پوری حالت تفصیلی
نہین کہنا چاہتا ہون صرف اسیقدر کہنا کافی ہی کہ
مین نے دنیا کے جملہ مذاہب کی تفتیش کی۔ اس کے بعد
مجھہ کو کامل وثوق ہوا کہ اسلام ہی ایک مذہب حق
ہے نجات کے لئے یہی معقول ذریعہ ہے جملہ افراد انسانی
کے لئے بہی ایک بہترین طریقہ ہے یہی ایک دین حق ہی
جس کو خداوند کریم نے اپنے جملہ انبیا، ابراہیم اور موسی سے
لیکر محمد تک پر نازل فرمایا۔ نبی آخر الزمان بہت سی باتون
مین دوسرے انبیا سے برتر تھے۔

اب اس غرض سے کہ آپ لوگون کو میری تحقیقات کی
وسعت اسکی نوعیت اور اسکا نتیجہ معلوم ہوجاے مین یہہ
بیان کرتا ہون کہ مذہب کیا چیز ہے اور اوسکو انسان
کے ساتہ کیا تعلق ہے بقول حکما۔ مذہب وہ چیز ہی جس سے
انسان کے دل مین ایک وجود برتر کا خوف اور شوق عبادت
پیدا ہوتا ہے اسی وجود برتر کو لوگ خدا کہتے ہین میکس
مولر نے اس لفظ کی پوری تاریخ لکہہ ڈالی ہی وہ لکہتا ہی
کہ ابتدائً یہ لفظ اعزاز خوف اور بزرگ ذات کے معنے
مین مستعمل ہوتا تھا۔ اسکے بعد عقیدہ اور ایمان کے معنے مین
مستعمل ہوا۔ آخر مین یہ لفظ خدا کی بزرگ داشت اور
ظاہری عبادت اور قربانی کے معنے مین مخصوص ہوگیا
رومیون کے لفظ دین سے اخلاقی اور علمی معنے مراد لئے ہین
اور اوسکے خیالی اور عقلی پہلو کو اختیار نہین کیا ہی۔
یونانیون نے پہلے اس لفظ سے خدایا بہوت یا ایک
وجود برتر کا خوف مراد لیا مگر تہوڑے ہی دنون کے
بعد وہ لفظ برے معنے (یعنے عقاید باطلہ) مین مستعمل ہونے
لگا۔ مارکس ارلن نے اس لفظ کو خدا خوف خدا کے معنے
مین استعمال کیا مگر اس مین عقاید باطلہ کو کچہ دخل نہین
تھا اسپنیوزا نے لکہا ہے کہ علمی دین کو محض اتقا اور
اطاعت لازم ہی۔ حکمت اور شوق علم کو اس سے تعلق
نہین ہے۔

زمانہ حال کی تعریف متعدد اور مختلف ہین ایک حکیم

کا قول ہے کہ دین کے ذریعہ سے ہمکو واقفیت ہوتی ہے کہ قانون فطرت تمام یکسان ہے اور وہ ہم لوگون کو تعلیم کرتا ہے کہ ہم لوگ ایک ہی کل کے جزو ہین ایک دوسرے حکیم نے لکہا ہے کہ تصوف اور حکمت کو اخلاق کے ساتہ کوئی تعلق نہین ہے دین علم معہ عبادت کو کہتے ہین۔ میکس ہولر نے لکہا ہے ہم جس کتاب کو اٹھا کر دیکہتے ہین اس مین دین کی عجیب تعریف پائی جاتی ہے۔ دین علم ہے اور جہالت بہی ہے دین آزادی بہی اور پابندی بہی ہے۔

دین ایک شوق ہے اور اشتیاقون سے انقطاع بہی ہے۔ دین تصور خاموش ہے اور خدا کی شوکت و احتشام کے ساتہ عبادت بہی ہے لوگ اس لفظ کے معنے مختلف بیان کرتے ہین کم سن شعرا کہین گے کہ شاعری انکا دین ہے اور کم سن صناع کہین گے کہ صنعت انکا دین ہے حالانکہ یہہ ایک قدیم مقولہ ہے کہ اصل دین یتیم اور بیواؤن کی مصیبت مین مدد کرتا ہے اور اپنے کو دنیا مین بے داغ رکہتا ہے۔

اس موقع پر مجہہ کو یہ بیان کرنا مناسب ہے کہ درمیان دین اور تصوف کے تفاوت مدنظر رکہنا ضرور ہے یہ دونون الفاظ بیشتر بلا امتیاز استعمال کئے جاتے ہین مثلاً دین نفس ایک شی ہے اور تصوف اسکا اصول ہے۔

سر سید احمد ایک دیندار مسلمان کا قول ہے منجملہ کل عجائبات عالم کے دین ایک شی سب سے زیادہ قابل تعجب ہے اس کی بنا لوگون کے مختلف افعال کی تمیز پر ہے یعنے وہ افعال بہلے ہین یا بُرے ہین یا محض مہمل ہین کیونکہ اگر اس قسم کا تعاوت نہو تو کوئی دین نرہے اگرچہ ظاہراً یہ قول محض مبالغہ ہی مگر فی الواقع بہت صحیح ہے اگرچہ کوئی ثبوت اس امر کا نہین ہے کہ دین ایک واقعی شی ہے لیکن صرف یہ خیال اسکی سمجہ پر اثر ڈالتا ہے اور اسکے افعال کو درست کر دیتا ہے کوئی دوسرا عقیدہ اسکے برابر زبردست اور پر اثر نہین ہو سکتا اگرچہ وہ عقیدہ قابل اطمینان اور استوار دلایل پر مبنی ہو ہر شخص جو کسی مذہب کا پابند ہے مثل پہاڑ کے اپنے عقیدے مین مستقل ہے اور بحث اگرچہ عقلی دلیلون پر مبنی ہو اور اسپر پورے طور پر ثابت بہی کیا جاے کہ اسنے غلط راہ اختیار کی ہے تاہم اسکا خیال نہین بدلتا ضرور ہے کہ وہ آہستہ آہستہ اسی پرانی راہ سے علحدہ کیا جاے ایک خانگی خط مورخہ ۴ مئی ۱۸۹۱ء مین ہربرٹ سپنسر نے یون لکہا ہی۔ مین ابتداے شباب مین یہ سمجہتا تہا کہ دلائل عقلی عقیدے کو بدل دینگے مگر بہت زمانہ ہوا کہ لوگون کے طبعی حالت کا تجربہ ہونے سے میرا وہ خیال بدل گیا۔

مذہبی خیال کو اور دوسرے خیالون سے ایک تفاوت ہے انسان کا خیال ہر امر مین باستثنای مذہب اسکے صحیح ماننے پر موقوف رہتا ہے مگر مذہبی خیال فی نفسہ مسلم غور کردہ اور واجب التعمیل معلوم ہوتا ہے۔

وکٹر ہیوگو نے ایک مرتبہ لکہا تہا مین اپنے مین حیات آیندہ معلوم کرتا ہون مین مثل اس جنگل کے ہون جو کئے مرتبہ کاٹا جا چکا ہے نئی شاخین کہنہ شاخون کے

اعتبار سے مستحکم اور تر و تازہ ہین مجھہ کو معلوم ہوتا ہی کہ مین
آسمان کے طرف چل رہا ہون - دہوپ میرے سر پر ہی اور زمین
میرے لئے غذا مہیا کرتی ہی مگر بہشت مجھہ کو لامعلوم دنیا کے
خیال سے خوش کرتا ہے آپ کہتے ہین کہ روح کوی شی نہین
ہے صرف قوای جسمانی کا مجموعی نتیجہ ہی اگر یہی ہی تو میری
روح باوجود زوال قوائے جسمانی کے کیون روشن رہتی
ہے موسم سرما سر پر ہے اور بہار ابدی دلمین ہے جس جس
طرح سے موت قریب آتی جاتی ہے ان عالمون کی سریلی آواز
جو کہ مجھہ بیگناہ مین مجتمع ہین زیادہ صاف سنائی
دیتی ہین اگرچہ یہ امر قابل تعجب ہے مگر صاف ہی یہ پریون
کی حکایت ہی اور سچی تاریخ ہے پچاس برسون سے مین
اپنے خیالون کو نثر نظم تاریخ فلسفہ ڈراما - کہانی ہجو غزل
اور راگ مین لکھہ رہا ہون - مین نے ہر طرح لکھا ہی مگر مین
دیکھتا ہون کہ جو کچھ مجھہ مین ہے مین نے اوسکا ہزارواں
حصہ بھی نہین کہا ہی جب مین قبر مین جاؤنگا تو اورون
کی طرح بھی کہونگا "مین نے دن بھر کا کام ختم کیا" مگر مین یہ
ہرگز نہ کہون گا کہ میری زندگی تمام ہوگئی" قبر کوی تاریک
گلی نہین ہی بلکہ وہ شاہراہ عام ہی - سر شام بند ہوتی
ہے اور صبح کو کھلتی ہے میرا کام محض ابتدا ہی مگر وہ کام
اپنے مبدا سے آگے نہین بڑہتا - مین اسکا دایمی عروج
دیکھکر نہایت خوش ہونگا - غیر متناہی کا شوق ہی غیر متناہی
ہوتا ہی - باقی آیندہ -

جناب محمد الگزانڈر رسل وب صاحب کا ورود اور انکا لکچر حیدرآباد مین

مسٹر الگزانڈر وب سفیر امریکہ مقیم منیلا جو چند سال پیشتر
مشرف باسلام ہوے اور امریکہ مین اشاعت اسلام کرنیکی غرض
سے اپنی خدمت سے دست بردار ہوگئے ہین - ۲۰ نومبر
مطابق یکم ربیع الثانی روز دوشنبہ کی صبح کو مکسنڈرین
میل بمبی سے پونہ ہوتے ہوے رونق افروز حیدرآباد
ہوے جناب فضیلت مآب مولوی حسن علی صاحب
واعظ اسلام اور جناب عرب عبداللہ صاحب بھی آپکے
ہمراہ تشریف لائے - استقبال کے لئے مسلمانون کا ایک
ازدہام کثیر اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر جمع تھا کمپونڈ تمام
بگیون سے بھر گیا تہا ہر چند کہ ایک روز پہلے تین بجہ کو آپکی
آمد کی خبر ہوی تاہم صدہا معززین دامرا جمع ہوگئے تھے -
مسٹر موصوف بہت ہی خوش قطع جوان ہین کوی پینتالیس
کا سن و سال ہے - ٹرکی ٹوپی اور ٹرکی لباس سے ایک ترکی
افسر نظر آتے ہین آپکے بشرہ سے نور ایمانی نمایان ہی صلاحیت
چہرہ سے ظاہر ہے دو ہفتہ آپکا یہان قیام ہوگا - امریکہ
مین اشاعت اسلام کے لئے چندہ فراہم کیا جائیگا -

۴ جمادی الاول مطابق ۲۵ نومبر روز جمعہ کی صبح کو
باغ عامہ مین صاحب موصوف کا لکچر ہوا - دو روز پہلے
سے اس لکچر کا نوٹس دیا گیا تہا ڈیرہ اور شامیانہ استادہ
کئے گئے تہے صبح کے سات بجے سے شائقین جمع ہونے لگے
اور ہوتے ہوتے برادران اسلام کا ایک مجمع کثیر جمع ہوگیا
تین ہزار آدمی جمع ہوگیا اور صدہا بگیان اکٹھا ہوگئی
تہین - اکثر امرا اور اعزہ و عہدہ داران جمع تھے اور
چند اہل ہنود و پارسی و عیسوی بھی تشریف لائے تھے -
عالیجناب نواب آصف یار الملک بہادر المعروف بہ
وزیر علی بادشاہ یزنہ اعلیحضرت حضور نظام بھی منجملہ حاضرین

تہے گیارہ بجے تک جلسہ رہا اور بہت ہی پر لطف و دلچسپ
مجلس رہی وسط خیمہ مین ایک تخت بچھایا گیا تہا جسپر مقرر
اپنے اپنے باری پر چڑہکر بیان فرماتے تھے آٹھ بجے کے قریب
بصدارت جناب مشیخت مآب حضرت مولانا مولوی حاجی
سید شاہ عبدالرحیم صاحب قیصی القادری کے جلسہ
شروع ہوا اور مولانا ابوالقاسم فضل رب عرشی نے پہلے
اس تقریب مین ایک نہایت پر لطف و دلچسپ نظم پڑہی
جسکے ہر ایک شعر پر صدا آفرین ہر طرف سے ہوتی تہی۔
اسکے بعد جناب نواب اقبال یار جنگ بہادر نے افتتاحی
تقریر فرمائی جسمین شیخ موصوف کے مختصر سوانح بیان ہوئے
اس تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ شیخ موصوف امریکہ کے باشندے
ہین ۱۸۴۶ء مین آپ کی پیدایش ہوئی جسکے رو سے آپکا
سن ۶۴ سال کا ہے آپ کے والد اور خود آپ پہلے بعض
نامی اخبارون کے اڈیٹر رہے چند سال سے دولت امریکہ
کے طرف سے جزائر فلپین مین مقام منیلا سیغر اعظم مقرر
تھے بعد تحقیقات مشرف باسلام ہوئے اور امریکہ مین
اس دین برحق کی منادی اور اشاعت کے خیال سے ملازمت
سے مستعفی ہوکر یہان آئے ہین کہ بامداد برادران اسلام
امریکہ جائین اور اسلام کی اشاعت کرین ہر ایک مسلمان
کو ضرور ہے کہ دام و درم سے آپکی مدد کرین اسکے بعد
جناب شیخ محمد رسل وب صاحب نے اپنا لکچر زبان انگریزی
مین شروع کیا اور معذرت کی کہ عام سامعین انگریزی سے
واقف نہونیکی وجہ سے لکچر کو پہلے سے لکھہ لینا ضرور پڑا تاکہ
اسکا ترجمہ پہلے سے ہوجاے ورنہ زبانی تقریر ہی کیجاتی
ایک ساعت تک لکچر ہوتا رہا اسکے بعد جناب فضیلت مآب
واعظ اسلام مولوی حسن علی صاحب نے بکمال فصاحت ترجمہ
پڑہکر سنایا یہ لکچر کیا تھا سراسر حکمت اور اسلام کا ثبوت بتلاتا
تھا۔ سُنّس کی تعریف تہی اور مذہب کی تعریف اور دونون
کا مقابلہ اور یہہ ثابت کر دکہایا کہ سُنّس (یعنے علم حکمت)
مذہبی نکات سے محض بے خبر ہے۔ عیسوی ممالک مین ایک
فلسفی خیالات کا شخص مذہبی خیالات کو بیشک لغو کہسکتا
ہے اسلئے کہ اس مذہب کے اصول ہی ایسے ہین جو کوی معقولی
شخص اسکو تسلیم ہی نہین کرسکتا ہے بخلاف اسلام کے یہی
ایک دین ہی جو معقولات و فلسفی کی دھجیان اوڑا سکتا
ہے یہی ایک دین ہی جسکی روشنی امریکہ مین بآسانی
پہیل سکتی ہے جو اخلاقی برائیان اسوقت امریکہ مین پہیل
رہی ہین انکے روکنے مین مذہب عیسوی بہت کوشش کرتا
ہے مگر ناکامی رہتی ہی مذہب اسلام ہی ہی جسکے قدم رکہنے
سے وہ ایکدم غائب ہوجائینگے۔ پردہ اور کثرت ازدواج
کی رسم کی گو حقارت کیجاتی ہی مگر معقولات سے ثابت ہی
کہ ضروری اور لازمی رسوم ہین اور یہی رسوم ہین جنکی وجہ
سے عیسوی ممالک کا بیحیاپن اور ناکاری رفع ہوگی
امریکہ اور ممالک یورپ مین اسلام کی حقیقت سے کوی واقف
نہین ہے اور وہان کے باشندون کو جو کچہ علم ہے وہ انہی
چند لوگون سے حاصل ہے جو اسلام کی حسین تصویر کو ایک
تاریکی کے پردے مین چھپا کر دکہایا ہے اور بعض افراد کے
مجنونانہ اعمال کو اسلامی اصول کے قالب مین ظاہر کیا ہی
غرضکہ ایک زمانہ تھا کہ اسلام فخر عالم تھا اور امید قوی
ہے کہ بہت جلد ہم پھر اوسی رنگ کے زمانہ کو دیکہین۔
غرضکہ شیخ موصوف نے اسلام کی تصویر ایک بہت ہی

حسین قالب مین بیان کی اور جہان آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے مختصر حالات بیان فرمائے وہ اس اعلی درجہ
کے خلوص اور عمدگی سے بیان کئے کہ سامعین کے دلون
کو ڈہلایا اور وہ رقت ہوی کہ صدہا شخص حالت وجد
مین آگئے اس کلام نے تو پورا پورا جادو کا کام کیا شیخ
موصوف کا پورا کلام خلوص سے بہرا ہوا تہا اور یہی معلوم
ہو رہا تہا کہ ایک علامہ دہر کہڑا ہوا بکمال اخلاص بیان
کر رہا ہے ہر فقرہ سے جوش اسلامی ظاہر ہو رہا تہا محبت
ایمانی سارے کلام مین کوٹ کر بھر دیگئی تہی - پورا لکچر انشاء
اللہ ہدیۂ ناظرین ہوگا - جریدۂ روزگار

تحفۂ محمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ونصلی علی رسولہ الکریم

بعد حمد خدا و نعت سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا کے چودہری
مولا بخش کانپوری عرض رسا ہی - شایقین مناظرہ
اہل کتاب واقف ہونگے کہ تخمیناً عرصہ بیس برس کا ہوتا ہی کہ
پادریون نے بہت کچہ سر اوٹھایا تہا اور کہین رسالے
اور کہین اخبار اہل اسلام کے دل دکہانے کو چہاپکر شایع
کراتے تہے اور اور اوسکے مضمون نگار اور مؤلف بڑی
بڑی لن ترانیان ہانکا کرتے تہے کہین تو ظلمت ضلالت
نے بفحوای ع برعکس نہند نام زنگی کافور - شمس اور
نور کے نام سے ظہور کیا اور کہین سیاہ اور تیرہ و دردنی
کوکب کی صورت مین طلوع کیا ادہر پادری صفدر علی
صاحب اور عماد الدین ڈی ڈی رسالے چہاپ کر
لاجوابی کا دعوی کرنے لگے اور بڑے زور و شور سے
جواب کے خواستگار ہوے مگر یہ اوسیوقت تک تہا جب تک
کہ حامیان اسلام اس مقابلہ کو فضول سمجہ کر خاموش تہے
جب اسلام کے خیر خواہ تنگ آکر اپنی پاک اور روشن مذہب
کی صداقت اور چمک کو ظاہر کرنے لگے تو سب کافور ہوگئے

ع شب کو محفل مین ہر اک مہ پارہ گرم لاف تہا
صبح وہ خورشید رو نکلا تو مطلع صاف تہا

پادری صفدر علی صاحب کی لن ترانیان قابل ملاحظہ
ہین اللہ اکبر وہ زور و شور تہا کہ خدا کی پناہ غل تہا
کہ دنیا بہر میری کتاب کے جواب سے عاجز ہے جب کتاب
کا جواب دیا گیا تو دم بخود ہوگئے[1] مناظرہ کرنے کو کہا گیا
تو گریز کیا - مجہہ سے ایک معتبر صاحب نے بیان کیا جو بہندار
سے آئے تہے کہ کوی صاحب دہلی سے بہندار مین تشریف لائے
(مگر وہ جناب مولانا محمد علی صاحب کانپوری کے ہمنام
تہے) اونہون نے مکرر ملاقات کا پیغام بہیجا مگر ملنے سے
انکار کیا اتفاق سے بہندارہ سے کسی طرف کو پادری
صاحب بہی جاتے تہے اور وہ مولوی صاحب بہی -
اوسوقت مولوی صاحب نے ملنا چاہا پادری صاحب نے
دریافت کیا کہ آپ مولوی محمد علی کانپوری ہین -
مولوی صاحب نے کہا کہ اس سے کیا بحث ہے مین کوی
ہون آپ سے ملنا چاہتا ہون اوسوقت بہی انکار کیا
پہر مولوی صاحب خود ان کے پاس گئے اور مشکل سے
اسی درجہ مین بیٹہے جسمین پادری صاحب تہے اور کچہ
دریافت کرنا چاہا مگر پادری صاحب نے بالکل جواب سے
انکار کیا اسکی وجہ بجز اسکے اور کیا ہی کہ جناب مولانا

[1] اسکی کیفیت مراسلات مذہبی کے آخر مین چہپی ہے ۱۲

سید محمد علی صاحب کانپوری نے نیاز نامہ کا جواب ایسا عمدہ اور شافی دیا ہے کہ عیسائیون مین تہلکہ مچگیا اوسے دیکھہ کر متعصب عیسائی بہی حیران رہجاتا ہوگا مگر افسوس کہ اس حق طلبی پر کہ نادانون ہی کے سامنے یہہ لن ترانیان رہتین کیا اونہین اپنے پرچہ مواعظ عبقی کی باتین یاد نہین مولویون کے سکوت پر جو جو الزام اونہونے دئے ہین اونہین بہول گئے جناب مولانا ممدوح نے پادری عماد الدین کے پاس دفع التلبیسات بہیجی ترانہ حجازی ان کی نظر سے گذری مدتین گذر گئین مگر آجتک دم نمارا باوجودیکہ اسی کام کی روٹیان کہاتی ہین اوسیکی بدولت عیش کرتے ہین کوی اور کام نہین جس سے مہلت نہو۔

اب کچہ عرصہ سے کلکتہ مین کرسٹانون نے سر اوٹھا رکہا ہے خصوصًا منشی عنایت اللہ صاحب ملقب بہ خر عیسٰی بہت کچہ شور و شر کرتے ہین اور انہین ایک معاون پادری حسن علی صاحب مل گئے ہین اور وہی پرانی باتین جنکا جواب مکرر سہ کرر دیا گیا ہے اور چہپا ہوا کتابون مین موجود ہے، لکہہ کر شایع کرتے ہین منشی صاحب کانون سے بہرے تو تہے ہی آنکہین بہی اونہون نے بند کرلین اور حضرت مسیح کے اوس مقولہ کے پورے مصداق ہوگئے کہ دیکہتے ہوے نہین دیکہتے ناظرین اسکی تصدیق ملاحظہ کرین۔

انجمن مسیحی کا پرچہ بست و ہشتم سنہ ۱۸۹۱ء اور پرچہ بست و نہم میری نظر سے گذرا معلوم ہوا کہ ان مین کوی شبہ ایسا نہین ہے کہ جسکا جواب تفصیل ہماری کتابون مین نہوا ور لیک کتاب مین نہین متعدد کتابون مین ان دونون پرچون مین لکہی ہین۔ پیغام محمدی کے حصہ ۳ مین نہایت محققانہ طور سے قرآن مجید کی جمع و ترتیب کی بحث کی ہے اور ان شبہات واہیہ کا جواب دیا ہی یہہ مضمون اخبار منشور محمدی کے بہت سے پرچون مین چہپا ہے۔ باقی آیندہ۔

پرچون مین تین چار باتون کا ذکر ہی بحث اسکی ہی کہ قرآن مجید جسطرح کہ خدا کی طرف سے نازل ہوا یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بعینہ قرآنمین نہین ہے اور اسکی ثبوتمین بعض وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہولجانا اور بعض احادیث مین ظاہری اختلاف کا ہونا۔ اور پتہر اور کہجور کی شاخ وغیرہ پر جو قرآن مجید لکہا پچیس برس تک وہ کیونکر قایم رہی غرضکہ اسی طرح چند وساوس لایعنی لکہکر[1] مین اونکی اغلاط فاحشہ اور محض فریب آمیز باتون سے قطع کرکے اول تو چند کتابون کے نام بتاتا ہون جنمین ان سب سوسونکا دفع موجود ہے، جو خر عیسٰی صاحب نے ان دونون پرچون مین لکہی ہین۔ پیغام محمدی کے حصہ ۳ مین نہایت محققانہ طور سے قرآن مجید کی جمع و ترتیب کی بحث کی ہے اور ان شبہات واہیہ کا جواب دیا ہی یہہ مضمون اخبار منشور محمدی کے بہت سے پرچون مین چہپا ہے۔ باقی آیندہ۔

خریداران اخبار سے التماس

جن صاحبون نے ابتک ہمارے مطبوعہ پوسٹ کارڈ کا جواب نہین دیا اور اجرا اخبار سے ابتک قیمت نہ بہیجی نہ کوی خط تحریر فرمایا نہ کسی قسم کی رائے سے یاد فرمایا اون سے گذارش ہی کہ براہ کرم وہ ضرور ان امور کے طرف متوجہ ہون اور اخبار کے بارہ مین ان کی جو رای ہو اس سے مطلع فرماوین تاکہ ان صاحبون کے رائے کے ساتہ جو ابتک معمول ہوچکے ہین شایع کئے جاوین ان سے یہہ بہی درخواست ہے کہ پیشگی قیمتون سے بہی تائید فرمائین اور جن

[1] مثلاً اونہون نے لکہدیا ہی کہ جمہور اہل اسلام کا قول ہے کہ شق القمر نہین ہوا حالانکہ یہہ محض غلط ہی جمہور اہل اسلام اسکے وقوع کے قایل ہین ۱۲۔

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور مین اہتمام سے محمد شریف کے چہپا۔